روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
جمعرات 22/اگست 2013ء 14 شوال 1434 ہجری 22 ظہور 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 190

عمدگی سے نماز پڑھو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ایک شخص کا نام لے کر فرمایا کیا تم عمدگی سے نماز ادا نہیں کر سکتے کیا نماز پڑھنے والا دیکھتا نہیں کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے حالانکہ وہ محض اپنے لئے نماز پڑھتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الامر بتحسین الصلوٰۃ حدیث نمبر:642)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نمازوں کے متعلق فرماتی ہیں:

''بہت سوز وگداز سے لمبی نماز پڑھتی تھیں یہاں تک کہ جب کمزوری صحت کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھنے کے قابل نہیں رہیں تو لیٹے لیٹے گھنٹوں عبادت الٰہی میں مصروف رہتیں۔ ساری جماعت کے لئے درد دل میں تھا۔ احمدیت کی ترقی، جماعت کی بہبود اور مربیان اور کارکنان اوران کے اہل وعیال اپنے عزیز وران سب کے لئے جو انہیں دعاؤں کے لئے لکھتے تھے ان کے لئے کثرت سے دعائیں کرتی تھیں حتیٰ کہ دعا کے لئے کہنے والا جب اس کا مقصد پورا ہو جاتا اطلاع دینا بھول جاتا اور وہ اسی طرح اس کے لئے درد سے دعا کرتی رہتی تھیں نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کرتیں جو ان کو خط لکھتا۔ جب تک صحت رہی اور خود لکھنے کی طاقت، اپنے قلم سے خود بہت محبت سے جواب دیتیں۔'' (تاریخ لجنہ جلد چہارم ص 445)

مکرمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ جو آپ کی بھتیجی ہیں آپ کی مغرب کی نماز کے بارے میں تحریر کرتی ہیں:

''عشاء کی نداء ہوئے بھی کافی دیر ہو جاتی تھی مگر آپ کی نماز ختم نہیں ہوتی تھی اور جب باہر آتی تھیں تو اتنی کمزوری ہو جاتی ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہوتی تھیں اور نڈھال ہو کر بستر پر گر جاتی تھیں پانی وغیرہ پی کر کچھ بولنے کی ہمت ہوتی تھی۔ اکثر بتایا کرتی تھیں کہ میں نے سجدے مخصوص کئے ہوئے ہیں اور اس میں ایک سجدہ اس حصہ جماعت کے لئے بھی مخصوص تھا جس نے کبھی آپ کو دعا کے لئے لکھا بھی نہ تھا مگر آپ کی محبت اور ہمدردی ان کو بھی نہیں بھولتی تھی۔ جو خط لکھتے تھے ان کے لئے تو نہ جانے کتنی دعائیں کرتی ہوں گی۔'' (سیرت وسوانح نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ص 98,97)

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ لمبے عرصہ تک گھر کی لڑکیوں اور دوسری مستورات کو ساتھ لے کر اور خود ان کی امام بن کر باجماعت نماز پڑھایا کرتی تھیں اور جہری قراءت والی نمازوں میں بلند اور پرسوز آواز سے قرآن شریف پڑھتی تھیں۔

(تابعین اصحاب احمد جلد 3 ص 306 طبع اول، دسمبر 63ء)

سید سجاد احمد صاحب بیان کرتے ہیں:''میں نمازوں میں اکثر حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ کھڑا ہونے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب قیام میں سورۃ فاتحہ کے الفاظ اھدنا الصراط المستقیم بار بار دہرایا کرتے تھے اور اس الحاح وزاری کے ساتھ تواتر سے دہراتے تھے کہ میں حیران ہو جاتا کہ ایک ہی آیت کو دہراتے چلے جارہے ہیں۔ اور قطعاً تھکن محسوس نہیں فرماتے۔ نماز سے فراغت کے بعد بیت مبارک کی پرانی سیڑھیوں کے دروازے پر اکثر آدھ آدھ گھنٹہ تک میں نے مولوی صاحب کو ورد کرتے دیکھا۔ دروازے کے اوپر کی چوکھٹ کا سہارا لے کر مولوی صاحب کھڑے ہیں۔ آنکھیں نیم وا ہیں، ہونٹ ہل رہے ہیں اور یاد خدا میں محو ہیں۔'' (سیرت حضرت شیر علی، ص 228)

ایم ٹی اے مہیا کر دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعود نے اپنے زمانے کی چند ایجادات کا ذکر فرمایا ہے کہ ''جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہو رہی ہیں اُسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں''....اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی تائیدات کے طور پر ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ بھی آپ مہیا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے (۔) کا کام ہو رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تو یہ انتظامات فرما رہا ہے لیکن ہمیں بھی اس کے حکم پر چلتے ہوئے اس زمانے میں اپنی سوچوں کو وسعت دیتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اپنی اور اپنی نسل کی فکر کرتے ہوئے اس انقلاب میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔''

(خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 420)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید الاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا -/14000 روپے

قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 7۔اگست 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

خطبہ جمعہ

12 جولائی 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا۔

س: حضور انور نے کونسی آیت تلاوت فرمائی؟

ج: حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت 184 کی تلاوت فرمائی۔

س: اس آیت میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے؟

ج: اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

”اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔“

س: حضور انور نے دوسری اقوام میں روزے کے تصور کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! روزے کا تصور ہر جگہ قائم ہے حضرت موسیٰ کے روزوں کا ذکر بھی ملتا ہے حضرت داؤد کے روزوں کا ذکر بھی ملتا ہے ہندوؤں میں روزے کا تصور ہے چاہے وہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے پرہیز ہو اور اس کا روزہ ہو۔ عیسائیوں میں بھی روزے کا تصور ہے بعض فرقے عیسائیوں کے ایسا بھی روزہ رکھتے ہیں کہ گوشت نہیں کھانا سبزی وغیرہ جتنی چاہیں کھالیں۔

س: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو روزوں کے متعلق کیا فرمایا نیز روزہ رکھنے سے کس چیز کا حصول ممکن ہوتا ہے؟

ج: (اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں) مومنین کو فرمایا کہ اگر تم مومن ہو تو روزہ تم پر فرض ہے ایک مہینہ کے لئے فرض ہے ہر قسم کے کھانے پینے سے صبح سے شام تک پرہیز ضروری ہے اور اس سے مومنین نے حاصل کیا کرنا ہے فرمایا کہ تم نے تقویٰ حاصل کرنا ہے تم نے تقویٰ میں ترقی کرنی ہے تم نے روزے سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

س: بائبل میں حواریوں کو کس مقصد کے لئے روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے؟

ج: فرمایا! بے شک بائبل میں بھی حواریوں کو خدا کی رضا کے لئے روزے رکھنے کا حکم ہے نہ کہ دکھاوے کے لئے ...... لیکن وہاں کفارے کے نظریے نے روزہ کی روح جو تقویٰ کا حصول ہے اسے ختم کر دیا ہے پس جب تقویٰ کا حصول ہی نہیں تو روزے کے فیض کی اہمیت ہی ختم ہو گئی اور جب فیض ہی نہیں تو پھر روزے کا صرف نام رہ گیا، نام کا روزہ ہے۔

س: حضور انور نے قرآن کریم اور دینی تعلیم کی کیا خوبصورتی بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! پس یہ (دین حق) کی خوبصورتی ہے یہ قرآن کریم کی خوبصورتی ہے کہ نہ صرف تعلیم بتائی، ایک حکم دیا، اس کا مقصد بتایا اور اس کے بدلے میں انعامات کی خبر بھی دی اور پھر (دین حق) کی تعلیم کو زندہ رکھنے کے لئے عملی نمونے قائم کرنے کے لئے مجددین اور اولیاء کا سلسلہ جاری رکھا۔

س: حضور انور نے روزے کی حقیقت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کا کونسا اقتباس پیش فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں: کہ تیسری بات جو (دین حق) کا رکن ہے وہ روزہ ہے روزے کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں...... روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔

س: اصل روزہ کونسا ہے؟

ج: فرمایا! اصل روزہ وہ ہے جس میں خوراک کی کمی کے ساتھ ایک وقت تک جائز چیزوں سے بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے رکے رہنا یہ تقویٰ ہے اور ان چیزوں سے رکے رہ کر صرف دنیاوی کاموں اور کاروباروں میں ہی وقت نہیں گزارنا بلکہ نمازوں اور ذکر الٰہی کی طرف پوری توجہ دینی ہے نمازیں اگر پہلے جمع کرتے تھے یا بعض دفعہ قضا ہو جاتی تھیں تو ان دنوں میں اس طرف خاص توجہ (دیں) کہ ذکر الٰہی اور عبادت ہر دوسری چیز پر مقدم ہو جائے۔

س: حضور انور نے رمضان میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی طرف رمضان میں توجہ ہو صرف سبحان اللہ کہہ دینا کافی نہیں بلکہ جہاں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان ہو وہاں یہ دعا ہو اور درد سے دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی ہر قسم کی دنیاوی آلائشوں سے بھی پاک کرے اور یہ رمضان ہمارے اندر حقیقی تقویٰ پیدا کرنے والا بن جائے۔

س: تبتّل الی اللہ کا کیا مطلب ہے؟

ج: فرمایا! تبتل الی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر قسم کی دنیاوی خواہشات سے علیحدہ کر لینا خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل وفا کا تعلق پیدا کر لینا۔

س: نام نہاد روزہ دار اپنی بزرگی جتانے کے لئے لوگوں کے سامنے کس طرح اپنے روزہ رکھنے کا اظہار کرتے ہیں؟

ج: فرمایا! ایسے روزہ دار رمضان میں بھی ہیں جو روزے کی لمبائی کا۔ مثلاً آج کل ضرورت سے زیادہ کافی لمبے روزے ہیں گرمی کی وجہ سے اس کا اظہار کریں گے ضرورت سے زیادہ روزوں کی لمبائی نہیں بلکہ ضرورت سے زیادہ اظہار ہوتا ہے ان کا، پھر اپنی بزرگی جتانے کے لئے اپنی سحری اور افطاری کی تفصیل بھی بتانے لگ جاتے ہیں تھوڑا کھاتا ہوں بہت معمولی سحری کھا کے روزہ رکھتا ہوں بہت معمولی سی افطاری کرتا ہوں بے شک بعض دفعہ ایسا اظہار بے اختیار ہو جاتا ہے اور کوئی بناوٹ نہیں ہوتی اس میں لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جو خاص طور پر اظہار کرتے ہیں تاکہ ان کے روزے کی اہمیت اور کم کھانے کا دوسروں پر رعب پڑے۔

س: حضور انور نے عبادتوں اور روزوں کا اصل مقصد کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر روزوں سے اظہار کا مقصد دنیا والوں کو مرعوب کرنا تھا تو پھر وہ تمہاری نیکی سے مرعوب ہو گئے اور یہ تمہارا اجر ہے تمہیں مل گیا۔ اللہ کے ہاں تو اس کا کوئی اجر نہیں ہوگا ہاں اللہ کے ہاں کسی نیکی کا اجر چاہتے ہو، روزوں کا اجر چاہتے ہو، تو یہ تقویٰ کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

س: روزہ اور سابقہ گناہوں کی معافی کے متعلق کونسی حدیث بیان فرمائی گئی ہے؟

ج: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے ایمان کی حالت اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

س: روزہ دار کی جزا کیا ہے؟

ج: فرمایا! خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے میں ایسے روزہ دار کی جزا بن جاتا ہوں۔

س: حضور انور نے روزوں سے وابستہ خیر کے مضمون کو کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! روزہ صرف خیر کے راستے کھولنے والا نہیں ہے بلکہ دنیاوی شر سے بچانے والا اور خیر کے راستے کھولنے والا بھی ہے مثلاً ایک خیر جس کو ڈاکٹر بھی تسلیم کرتے ہیں سائنسدانوں نے بھی ماننا شروع کر دیا ہے ایک طبقہ ان کا کہ سال میں ایک مہینہ کا جو کھانے پینے کا کنٹرول ہے انسانی صحت کے لئے مفید ہے تو یہ ایک خیر ہے ایک بھلائی ہے جو اس روزہ سے حاصل ہوتی ہے انسانی جسم کو۔ پس نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہو جسمانی فائدہ بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔

س: روزوں سے وابستہ فوائد کو بیان کریں؟

ج: فرمایا! وہ رمضان جس میں سے تقویٰ کے حصول کے لئے گزرا جائے معاشرہ کی خوبصورتی کا بھی باعث بنتا ہے ایک دوسرے کے لئے قربانی کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اپنے غریب بھائیوں کی ضروریات کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور یہ ہونی ضروری ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کا اسوہ ہمارے سامنے ہے اور اس سے ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ آپ رمضان کے مہینہ میں صدقہ و خیرات تیز آندھی کی طرح فرمایا کرتے تھے۔

س: آنحضرت ﷺ نے روزے دار کو فتنہ و فساد کے موقعہ کے حوالہ سے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے غیر ضروری مواقع پر جہاں فتنہ و فساد کا خطرہ ہو رنجشوں کے بڑھنے کا خطرہ ہو آنحضرت ﷺ نے روزہ دار کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تم انّی صائم میں روزہ دار ہوں کہا کرو۔

س: حضور انور نے افراد جماعت کو رمضان کے مہینہ میں کن باتوں کا جائزہ لینے کی طرف توجہ فرمائی؟

ج: فرمایا! پس اس مہینہ میں ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے ہوئے روزے اور رمضان کی روح کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے تقویٰ کے راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے حلال اور جائز چیزوں کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چھوڑنے کا جو تجربہ حاصل ہوگا اس سے اپنے اندر عمومی اور اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی ضرورت ہے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف جو توجہ پیدا ہوگی اپنے غریب بھائیوں کی مدد کی طرف جو توجہ پیدا ہوگی اسے مستقل زندگی کا حصہ بنانے کی طرف توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے پس روزوں میں رمضان کے مہینے میں عبادات اور قربانی کا جو خاص ماحول پیدا ہوتا ہے اسے مستقل اپنانے کی ضروت ہے تاکہ ہم متقیوں کے گروہ میں شامل ہونے والوں کی طرف بڑھنے والے ہوں اس رمضان میں ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

س: حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہمیں کیا توجہ دلائی ؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار کرتے ہوئے جھکیں اور ان خوش قسمتوں میں شامل ہو جائیں جن کی توبہ قبول کر کے اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی ایک ماں کو اپنا گمشدہ بچہ ملنے سے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا

عورتوں کی بہبود اور ترقی کے متعلق حضرت مصلح موعود کی شاندار جدوجہد

مکرم ملک طاہر احمد صاحب

پیشگوئی حضرت مصلح موعود کا ایک پہلو ’’وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا‘‘ کئی طرح سے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات میں پورا ہوا۔لیکن اس کا ایک پہلو جو بہت تابناک اور اہم پہلو ہے وہ یہ ہے کہ عورت جو صدیوں سے اسیر رہی ہے وہ وجود ان کی رُستگاری کا موجب بنا۔نہ صرف یہ کہ ان کی رُستگاری کا موجب بنا بلکہ اس بنا پر دین حق کی ترقی کا موجب بنا۔

26/اپریل 1944ء کو بعد نماز مغرب اپنی مجلس علم وعرفان قادیان میں فرمایا۔

’’دوسرا ایک الہام ہے جو اپنے اندر بڑی بشارت رکھتا ہے۔گو اس میں فکر کا پہلو بھی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ ایک ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔اور ذمہ داری بہت کم لوگ ادا کیا کرتے ہیں۔بہرحال آج رات مجھے یوں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے۔اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو (۔) کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔‘‘

گویا (۔) فتوحات جو آئندہ آنے والی ہیں ان میں عورتوں کی اصلاح کا بہت بڑا دخل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر اس کے فضل وکرم سے جماعت کی پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے یا شاید قادیان کی عورتیں مراد ہوں تو ترقی (۔) کے سامان مہیا ہو جائیں گے اس الہام کے ذریعہ جماعت کے افراد پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ ان میں سے ہر شخص عورتوں اور لڑکیوں کی اصلاح کی طرف توجہ کرے اور کوشش کرے کہ انہیں (۔) تعلیم حاصل ہو۔ان میں (۔) اخلاق پیدا ہوں اور (۔) کی خدمت کا احساس ان کے دلوں میں موجزن ہو۔پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کے معنے یہ ہیں کہ ہم ایسا کر لیں تو پچاس فیصدی مرد خدمت دین کے تیار ہو جائیں گے۔کیونکہ بسا اوقات مردوں کی قربانی میں عورتیں ہی روک بن کر کھڑی ہوتی ہیں۔لیکن اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے اور وہ بجائے اس کے کہ اپنے مردوں کو خدمت دین سے روکیں ان کو ترغیب وتحریص دلائیں کہ جاؤ (۔) کی خدمت کرو تو نتیجہ یہ ہوگا کہ پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کے ساتھ ہی پچاس فیصدی مردوں کی بھی اصلاح ہو جائے گی۔اور اگر جماعت میں اتنی قربانی پیدا ہو جائے کہ اس میں نصف ہی (۔) کی خدمت کے لئے ہر قسم کی قربانیوں پر آمادہ ہو جائیں تو اس الہام کی رو سے یہ بھی (۔) کی ترقی کے لئے کافی ہوگا۔اور اس کے نیک نتائج خدا تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔‘‘

(الازھار لذوات الخمار حصہ اول،ص 381)

5 جون 1950ء کو رتن باغ لاہور میں حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ لاہور سے خطاب فرمایا۔اس خطاب میں حضور نے سورۃ فلق کی لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے اپنا ایک رویا سنایا۔

فرمایا:

’’چند دن ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد ہے جو اپنے پاؤں سے کسی چیز کو مسل رہا ہے مگر خواب میں میں اس کو ایک مرد نہیں سمجھتا بلکہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ مردوں کا نمائندہ یا ان کا قائمقام ہے۔اس مرد پر ایک چادر پڑی ہوئی ہے اور وہ اپنے پیروں کو زمین پر اس طرح مار رہا ہے جیسے کسی چیز کو مسلنے کے لئے بار بار پیر مارے جاتے ہیں۔اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں اس کے پیر ہیں وہاں کیچڑ میں دنیا بھر کی عورتیں مچھلیوں کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں اور وہ ان کو اپنے پیروں سے مسلنا چاہتا ہے۔یہ دیکھ کر میرے دل میں عورتوں کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گیا اور میں اس کے سینہ پر چڑھ گیا اور پھر میں نے اپنی لاتیں لمبی کیں اور جہاں اس کے پاؤں ہیں وہاں میں نے بھی اپنے پاؤں پہنچا دیئے مگر وہ تو ان عورتوں کو مسلنے کے لئے پیر مار رہا ہے اور میں اس کے پاؤں کی حرکت کو روکنے اور ان عورتوں کو ابھارنے کے لئے اپنے پاؤں لمبے کر رہا ہوں۔اسی دوران میں مَیں ان عورتوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں ’’اے عورتو! تمہارے لئے آزادی کا وقت آ گیا ہے تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے (۔) اور احمدیت کے ذریعہ تمہاری ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں اگر اس وقت بھی تم نہیں اٹھو گی تو کب اٹھو گی اور اگر اس وقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کے لئے جدوجہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی۔‘‘

مَیں نے دیکھا کہ جوں جوں مَیں نے ان کو ابھارنے کے لئے اپنے پیر ہلانے شروع کئے نیچے سے وہ مچھلیاں جن کو مَیں عورتیں سمجھتا ہوں ابھرنی شروع ہوئیں اور وہ اتنی نمایاں ہو گئیں کہ میرے پیروں میں اس کی وجہ سے کھجلی شروع ہو گئی اور اس آدمی کے پیر آپ ہی آپ کھلنے شروع ہو گئے یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ بالکل کھل گئے۔پھر میں نے اپنے مضمون کو بدل دیا اور عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے مَیں نے کہا

یہ وقت (۔) اور احمدیت کی خدمت کرنے کا وقت ہے اگر اس وقت مرد اور عورت مل کر کام نہیں کریں گے اور (۔) کے غلبہ کی کوشش نہیں کریں گے تو (۔) دنیا میں غالب نہیں آ سکے گا۔تم کو چاہیئے کہ تم اپنے مقام کو سمجھو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہوئے دین کی جتنی خدمت بھی کر سکو اتنی خدمت کرو۔پھر مَیں اور زیادہ زور سے ان سے کہتا ہوں۔

اگر تمہارے مرد تمہاری بات نہیں مانتے اور وہ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتے اور تمہیں بھی دین کا کام نہیں کرنے دیتے تو تم ان کو چھوڑ دو اور انہیں بتا دو کہ تمہارا ان سے اسی وقت تعلق رہ سکتا ہے جب تک وہ دین کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں......

(الازھار لذوات الخمار حصہ دوم،ص 81)

الفضل اخبار کا اجراء 18 جون 1913ء کو ہوا اور اس کے پہلے پرچہ میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد جو ابھی مسند خلافت پر متمکن نہیں ہوئے تھے نے خصوصیت کے ساتھ مستورات کے لئے 2 الگ کالم مقرر فرمائے اور ساتھ ہی اس احساس کا بھی ذکر کیا کہ اگرچہ دو کالم بہت کم ہیں لیکن عورتوں میں علمی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔

18 جون 1913ء کے پرچہ میں آپ لکھتے ہیں

’’اس وقت (۔) کی حالت کیوں خراب ہے وہ دن بدن دین کو کیوں چھوڑ رہے ہیں اس لئے کہ جب وہ بچہ تھے تو ماؤں سے انہیں دین کی تعلیم نہیں ملی اور جب مدارس میں گئے تو پھر تو دہریت کی صدائیں کان میں آنے لگیں......‘‘

(الفضل 18 جون 1913ء،ص 11)

1914ء میں جب آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات سے اپنے خطاب میں فرمایا

’’عورتوں نے اپنے آپ کو خود ہی ذلیل اور کم درجہ سمجھ لیا ہے۔ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو ان کو بھی آدمی پیدا کیا تھا......کان دل،زبان جو علم کے حصول کے لئے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی دیئے ہیں جیسے مردوں کو۔انہوں نے خود ہی سمجھ رکھا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتیں۔کم علم ہیں۔ناقص العقل ہیں یہ خیالات غلط ہیں۔تم اپنی اولادوں پر رحم کرو انہوں دین (۔) سکھاؤ۔کیونکہ پہلا مدرسہ والدہ کی گود ہے۔اپنے خاوندوں،اپنے بھائیوں،اپنے بیٹوں کو مجبور کرو کہ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب سکھائیں۔(۔) کے لئے دل میں درد پیدا کرو......کیا تم سکھ کی نیند سوؤ گی اگر تمہارا کوئی بچہ پڑا تڑپ رہا ہو۔اسی طرح (۔) پیاسا بھوکا تڑپتا ہے۔اس کی خبرگیری کرو......تم خدا کے لئے اپنے اندر (۔) کے لئے درد پیدا کرو۔آنحضرت ﷺ کے وقت عورتوں نے ایسی نمایاں کامیابیاں حاصل کی تھیں کہ بڑے بڑے مرد ان پر فخر کرتے تھے۔قریباً نصف احادیث کی بیان کرنے والی عورتیں ہی ہیں۔سو اگر تم کرنے لگو تو بڑے بڑے عظیم الشان کام اب بھی کر سکتی ہو۔‘‘

(الفضل 3 جنوری 1915ء ص 8 کالم نمبر 3)

’’......ہماری جماعت کی عورتوں کو یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کہ ہم کیا کر سکتی ہیں کہ کچھ کوشش کریں؟ کیونکہ عورتیں اسی طرح خدا تعالیٰ سے کلام کر سکتی ہیں جس طرح مرد کر سکتے ہیں۔عورتیں اسی طرح دنیا کی راہنمائی کر سکتی ہیں جس طرح مرد کرتے ہیں اور عورتیں اسی طرح دنیا کی بدیاں دور کر سکتی ہیں جس طرح مرد کرتے ہیں۔عورتوں اور مردوں میں دین کے معاملہ میں کوئی فرق نہیں۔عورتیں بھی مردوں کی طرح ہی دین کی خدمت کر سکتی ہیں......ہاں فرق ہے تو صرف اتنا کہ مرد اپنے حلقہ کے اندر (دعوت الی اللہ) کر سکتے ہیں اور عورتیں اپنے حلقہ کے اندر......‘‘

(الفضل 23 جولائی 1915ء)

پھر آپ اپنے وعظ مورخہ 6/اکتوبر 1917ء بمقام شملہ میں مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’قرآن کریم میں دو پارسا عورتوں کا ذکر آتا ہے جن میں سے ایک فرعون کی بیوی ہے۔فرعون کو تو توفیق نہ ملی لیکن اس کی عورت نے تقویٰ اختیار کیا اور اس نے مذہب کی ضرورت کو سمجھا اور موسیٰ پر ایمان لائی۔اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن کریم میں بطور مثال کے کیا ہے اور اس سے بڑھ کر اور فضیلت کیا ہو سکتی ہے کہ اس کتاب میں جو ہمیشہ کے لئے ہے اس کا ذکر آیا ہے جس کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ اس نے سمجھ لیا تھا کہ جو فرائض مذاہب کے متعلق مردوں کے ہیں وہی عورتوں کے بھی ہیں۔دوسری مثال مریمؑ کی ہے۔وہ حضرت عیسےٰؑ کی والدہ تھیں۔اس زمانہ میں گمراہی انتہاء کو پہنچی

ہوئی تھی انہوں نے ایسی پرہیزگاری دکھائی کہ ان کے بیٹے نے نبوت حاصل کرلی۔ دنیا پر حضرت مسیح کا بڑا احسان ہے لیکن حضرت مریمؑ کا بھی بڑا احسان ہے کیونکہ ان کی تربیت سے ایک ایسا انسان بنا جس نے دنیا پر بڑا احسان کیا قرآن کریم فرماتا ہے کہ وہ بڑی متقی اور پرہیزگار عورت تھی۔ ان کے بچے نے ان سے تقویٰ سیکھا۔ سو دیکھو قرآن کریم میں جہاں حضرت مسیح کا ذکر ہے ساتھ ہی حضرت مریمؑ کا ذکر بھی موجود ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں جب ظلمت کمال کو پہنچی ہوئی تھی عورتوں نے دین کی بڑی خدمت کی کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ جس طرح مرد خدمت دین کرتے ہیں ہم بھی کرسکتی ہیں......''

(الفضل 27 راکتوبر 1917ء)

انسانی تمدن اور سوسائٹی میں عورت کا مقام

موجودہ زمانہ میں یہ مسئلہ بہت اہمیت اختیار کرچکا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے قرآنی تعلیمات کے نقوش صحیح اور بہت واضح اجاگر کئے اور اس طرح نہ صرف یہ کہ تمام دنیا پر قرآنی تعلیمات کی برتری ثابت کی بلکہ عورت کے صحیح مقام کو بہت واضح کیا اور معاشرہ میں اس کا عملی پہلو بھی کچھ اس انداز سے پیش فرمایا کہ جس سے عورت مرد کے پہلو بہ پہلو دینی حدود کے اندر رہتے ہوئے ہر میدان میں ایک مفید وجود بن سکتی ہے۔ آپ کی مختلف تقاریر اور تحریرات اس بات کی آئینہ دار ہیں کہ نہ صرف یہ کہ آپ نے نظریات پیش کئے بلکہ عملاً احمدی عورت کو اس راہ عمل پر گامزن کردیا جو قرآنی تعلیم کی روشنی میں آپ نے اس کے لئے تجویز کی۔ آپ اس بات پر علیٰ وجہ البصیرت قائم تھے کہ قرآن کریم نے جو مقام متعین کیا ہے صرف اسی کے ذریعہ سے ہی معاشرہ جنت نظیر بن سکتا ہے۔ اس مسئلہ پر آپ کا مؤقف بہت واضح تھا۔

دوسرے مذہبی راہنماؤں۔ سیاسی راہنماؤں سے بالکل مختلف جو یا تو مغربیت سے مغلوب ہوکر عورت کی بے سروپا آزادی کے نعرے بلند کر رہے تھے اور یا قدامت پسندی کے قلعوں میں بند ہوکر مذہب کے نام پر عورت کو اسیر رکھے ہوئے تھے آپ نے دینی ضابطہ اخلاق اور مذہبی قدروں کی حدود میں رہتے ہوئے عورت کے حقوق و فرائض کو متعین کیا۔ آپ نے احمدی مستورات کو ایک مثبت پروگرام دیا جس سے ان کی توجہات کا رخ تعمیری مشاغل کی طرف پھر گیا۔ مشرقی عورت قومی کاموں میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے احساس محرومی اور احساس کمتری کا شکار ہوچکی تھی۔ آپ نے ان کو مثبت تعمیری کاموں کی طرف راغب کیا اور ان کو اس دائمی اور سچی لذت سے آشنا کیا جو محض نیکی اور خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ احمدی عورت میں یہ احساس پیدا کیا کہ اس کا مقام محض گھر ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دین حق اسے ہر مذہبی اور قومی خدمت کے لئے بلاتا ہے۔

عورت کو اس کا اصل مقام دلوانے کے لئے اور اس کے کردار کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے آپ نے یہ حکیمانہ انداز اختیار کیا کہ نیکی کی ہر تحریک میں مردوں کے ساتھ ساتھ احمدی عورت کو بھی شامل رکھا جس سے اس میں یہ احساس پیدا ہوگیا کہ وہ معاشرہ میں نہ صرف یہ کہ مثبت تبدیلی لاسکتی ہے بلکہ وہ مرد کے ساتھ ہر نیکی اور خدمت دین میں برابر کی شریک ہے۔

لجنہ اماء اللہ کا قیام

25 دسمبر 1922ء کا دن وہ مبارک دن ہے کہ جس دن عورت کو معاشرہ میں اس کا صحیح مقام مل گیا اس روز اس مبارک وجود نے جو اسیروں کی رُستگاری کا موجب تھا اس اسیر کو رہائی دلوائی جس کا آغاز اس کے آقا ﷺ نے 1400 سال پہلے کیا تھا۔ اس روز لجنہ اماء اللہ جیسی شاندار اور عالمگیر تحریک کی بنیاد رکھی گئی۔

15 دسمبر 1922ء کو آپ نے 17 نکات پر مشتمل ایک ابتدائی تحریک قادیان کی عورتوں کے سامنے پیش کی کہ جو عورتیں اس سے متفق ہیں وہ اس پر دستخط کردیں۔ چنانچہ قادیان کی 14 عورتوں نے اس پر دستخط کئے اس ابتدائی تحریک کے آخر پر حضور نے لکھا کہ

''اگر آپ ان خیالات سے متفق ہیں اور ان کے مطابق اور موافق قواعد پر جو بعد میں انجمن میں پیش کرکے پاس کئے جاویں گے عمل کرنے کے لئے تیار ہوں تو مہربانی کرکے اس کاغذ پر دستخط کر دیں۔ بعد میں ان قواعد پر ہر ایک بہن سے علیحدہ علیحدہ دستخط لے کر اقرار و معاہدہ لئے جائیں گے۔''

جب 14 ممبرات نے دستخط کر دئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 25 دسمبر 1922ء کو اعلان فرمایا کہ سب عورتیں جو لجنہ کی ممبر بنی ہیں حضرت اماں جان کے گھر جمع ہوجائیں۔ چنانچہ بعد نماز ظہر تمام ممبرات لجنہ کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تقریر فرمائی اور اس طرح لجنہ اماء اللہ کی بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی اور اس سال کے جلسہ سالانہ کا انتظام لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمایا اور جلسہ کے انتظامات کے متعلق قیمتی مشورے دئے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب لکھتے ہیں:

حضور کے افتتاحی خطاب کے بعد لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے متفقہ طور پر حضرت (اماں جان) سے درخواست کی کہ وہ اس مجلس کی صدارت قبول فرمائیں۔ چنانچہ حضرت (اماں جان) کی صدارت میں یہ تاریخی اجلاس شروع ہوا۔ لیکن آپ نے آغاز ہی میں حضرت سیدہ امّ ناصر حرم اوّل حضرت خلیفۃ المسیح کا بازو پکڑ کر بڑی شفقت سے اپنی جگہ انہیں صدارت کی مسند پر بٹھا دیا اور بقیہ اجلاس انہیں کی صدارت میں ہوا۔

حضرت (اماں جان) نے کمال محبت اور شفقت اور دعا کے ساتھ اپنی صدارت کی خلعت جو سیدہ امّ ناصر کو عطا فرمائی وہ تازندگی آپ ہی کے پاس رہی اور وفات کے دن تک یعنی 31 جولائی 1958ء تک 36 سال کے طویل عرصہ میں لجنات نے ہر بار آپ ہی کو اپنا صدر منتخب کیا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ امّ متین حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے عہدہ صدارت پر متمکن ہوئیں......

لجنہ اماء اللہ کے پہلے تاریخی اجلاس میں منصب صدارت کا معاملہ طے ہوجانے کے بعد پہلی جنرل سیکرٹری حضرت سیدہ امۃ الحی مرحومہ منتخب ہوئیں۔ چنانچہ آپ بڑے انہماک اور جاں سوزی کے ساتھ اس خدمت میں مصروف ہو گئیں...... سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا عہدہ سنبھالے ہوئے ابھی ایک سال بھی پورا نہ گزرا تھا کہ بچے کی قبل از وقت پیدائش کے باعث آپ خطرناک طور پر بیمار ہوگئیں اور یہی بیماری آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔ آپ کی وفات کے بعد خاکسار کی والدہ مرحومہ حضرت سیدہ مریم بیگم جو بعد میں امّ طاہر کے نام سے جماعت میں معروف ہوئیں۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ منتخب کی گئیں آپ بھی 5 مارچ 1944ء یعنی اپنی وفات کے دن تک مسلسل اس عہدہ پر فائز رہیں۔

(سوانح فضل عمر جلد دوم ص 360-361)

اسی کتاب کے صفحہ 376-377 پر لکھتے ہیں۔

احمدی عورت نے آپ کی قیادت میں ترقی کی جو منازل طے کیں اس کی تفصیل بڑی دلچسپ اور اہل (...) کے لئے بہت ہی حوصلہ افزا ہے۔ عورتوں کے خصوصی تعلیمی اداروں کا قیام۔ جامعہ نصرت کے ذریعہ کالج کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام جس میں دینی تربیت کا پہلو بہت نمایاں تھا۔ پھر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے ذریعہ مختلف دستکاریوں کی تربیت۔ عورتوں کی علیحدہ کھیلوں کا انتظام، ان میں مباحثوں اور تقاریر کا ذوق و شوق پیدا کرنا مضمون نگاری کی طرف انہیں توجہ دلانا۔ ان کے لئے علیحدہ اجلاس جن میں خواتین مقررین کا خواتین کو خود خطاب کرنا۔ ہر قسم کی تعلیمی سہولتیں اس رنگ میں مہیا کرنا کہ غریب سے غریب احمدی بچی بھی کم از کم بنیادی تعلیم سے محروم نہ رہے۔

(سوانح فضل عمر جلد دوم ص 376)

خلاصہ کلام: یہ کہ اپنے باون سالہ دور خلافت میں آپ نے ہندوستان کی پسماندہ عورت کو ایک ادنیٰ مقام سے اٹھا کر ایک ایسے بلند مقام پر فائز کر دیا جسے دنیا کے سامنے دین حق کی عظمت کے نمونہ کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے اور بعض امور میں وہ دنیا کی انتہائی ترقی یافتہ اور آزاد ممالک کی عورتوں کے لئے بھی ایک مثال بن گئی...... عام تعلیمی معیار کو بھی دیکھیں تو احمدی عورت نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خلافت کے آخری ایام میں ایک موقع پر جب ربوہ کی مردم شماری کی گئی تو یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ اگرچہ مردوں میں سے ایک معمولی تعداد ناخواندگان کی بھی پائی گئی لیکن عورتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے سو فیصدی خواندہ نکلیں......''

حصول مقاصد میں لجنہ کی کامیابی

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سوانح فضل عمر میں رقم طراز ہیں۔

احمدی مستورات کی عالمی تنظیم لجنہ اماء اللہ نے آپ کی عظیم الشان قیادت میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دئے ان کے تفصیلی ذکر کا یہ موقع نہیں ہے۔ یہاں محض بعض خصوصی سرگرمیوں کی ایک مختصر سی فہرست پیش کرنے پر ہی اکتفا کی جاتی ہے۔

1۔ لجنہ اماء اللہ کی سرکردگی میں احمدی مستورات کے چندہ سے ''(بیت) فضل'' لندن کے علاوہ یورپ میں دو اور (بیوت الذکر) تعمیر ہوئیں۔ ایک ہالینڈ کی (بیت) مبارک اور دوسری ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن کی (بیت) نصرت جہاں۔ ان دونوں (بیوت الذکر) پر جو بھی خرچ اٹھا وہ سارے کا سارا احمدی عورتوں کے چندہ سے جمع ہوا۔ ربوہ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے دفاتر کے علاوہ ایک ہال بھی تعمیر کرایا۔ جس میں ایک عرصہ تک مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوتے رہے۔ اب دفاتر لجنہ کے احاطہ میں مستورات کا سالانہ اجتماع اور جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ عورتوں کی اس تعمیری ترقی پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک مجلس مشاورت کے موقع پر فرمایا:

''اس وقت ہم لجنہ اماء اللہ کی مہربانی سے ان کے ہال میں بیٹھے ہیں۔ گویا مجلس شوریٰ کا اجلاس جو یہاں ہو رہا ہے اس کے لئے ہم عورتوں کے ممنون احسان ہیں۔ میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ عورتیں، مردوں سے چندوں کے معاملہ میں پیش پیش ہیں۔ اور ان میں بیداری پائی جاتی ہے...... میں نے ایک دفعہ مردوں کو طعنہ دیا تو ایک دوست نے کہا کہ عورتیں آخر ہم سے ہی لے کر دیتی ہیں۔ میں نے کہا عورتیں پھر بھی ہمت والی ہیں۔ تمہارے پاس روپیہ ہوتا ہے لیکن تم دیتے نہیں ان کے پاس روپیہ نہیں ہوتا پھر بھی وہ تم سے لے کر دے دیتی ہیں۔ یہ کیا ہی شاندار عمارت ہے جو

عورتوں نے بنائی ہے۔ یہ ہال میرے مشورہ سے بنا ہے۔اور عمارت کو اس طرز سے بنایا گیا ہے کہ ضرورت پڑے تو اسے وسیع کرلیا جائے۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1952ء ص118)

2۔لجنہ اماء اللہ کی سرپرستی میں 1926ء سے ایک ماہنامہ ''مصباح'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے جو احمدی مستورات کا بین الاقوامی رسالہ ہے۔

3۔عورتوں میں شوق مطالعہ اور ان کی دینی اور دنیوی معلومات میں اضافہ کے لئے لجنہ اماء اللہ نے 1927ء سے ایک لائبریری قائم کی ہوئی ہے۔جس کا نام لجنہ کی پہلی سیکرٹری جنرل اور حضور کی حرم دوم سیدہ امۃ الحی کی یادگار کی بناپر ''امۃ الحی لائبریری'' رکھا گیا ہے......

4۔لجنہ اماء اللہ کر سرکردگی میں جماعت کی مستورات تمام دینی اور قومی خدمات میں مردوں کے ساتھ ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔مثلاً تحریک سیرت النبی ﷺ ۔تحریک کشمیر۔تحریک جدید جس کے بارہ میں حضور نے مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں بھی اپنے آپ کو تحریک جدید کی والنٹیئرز سمجھیں۔اسی طرح ملکی انتخابات اور تقسیم ملک کے وقت کے فسادات میں مصیبت زدگان کی امداد کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ خدمت (۔) کی خاطر تحریک وقف زندگی میں بھی مستورات نے اپنے حالات اور دائرہ عمل کے مطابق پُر جوش حصہ لیا۔

جماعتی نظام کے تابع مستورات کی تعلیم کے لئے جو ادارے قائم کئے گئے ان کے علاوہ خالصۃً لجنہ اماء اللہ کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ ہر تعلیم یافتہ عورت کم از کم ایک اَن پڑھ عورت کو لکھنا پڑھنا سکھاوے۔چنانچہ وقتاً فوقتاً لجنہ اس اہم تحریک کی طرف توجہ دیتی رہی۔جس کے نتائج خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت خوشکن اور حوصلہ افزا ہیں۔

5۔1926ء سے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر عورتیں اپنا الگ جلسہ نہیں کرتی تھیں۔لیکن حضور کے ارشاد کے مطابق اسی سال سے عورتیں اپنا الگ جلسہ سالانہ کرنے لگیں۔جس سے عورتوں کو اپنے مسائل پر سوچنے اور تقریریں کرنے کے بہترین مواقع ملے۔اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خود بھی عورتوں کے جلسہ میں ایک تقریر ضرور فرماتے......

6۔گھریلو دستکاری کے فروغ کی غرض سے جلسہ سالانہ کے موقع پر زنانہ دستکاری نمائش بھی لگائی جاتی ہے جس میں مختلف مقامات کی لجنات بڑے شوق سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں اور اپنی مساعی سے تیار کردہ اشیاء مقابلہ کے لئے رکھتی ہیں۔اور اس طرح اسے فنی معلومات کے تبادلے کا بہترین ذریعہ بنانے کی پوری پوری کوشش کی جاتی ہے۔علاوہ ازیں کچھ عرصہ سے لجنہ کے شعبہ دستکاری کے زیر نگرانی ایک انڈسٹریل سکول بھی جاری کیا گیا ہے جو بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔اسی طرح دوسرے مقامات کی بعض لجنات نے بھی انڈسٹریل ہوم جاری کرر کھے ہیں۔

7۔جلسہ سالانہ کے علاوہ لجنہ اماء اللہ ہر سال اپنا تین روزہ سالانہ اجتماع بھی منعقد کرتی ہے جس نے اب لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیوں کے ایک بہت بڑے مظہر کی صورت اختیار کرلی ہے۔اس اجتماع کے موقع پر جو بالعموم اکتوبر کے مہینہ میں ہوتا ہے۔ مستورات کی مجلس شوریٰ منعقد ہوتی ہے۔ جسے میں سالانہ بجٹ کے علاوہ سال بھر کے عمومی پروگرام دنیا بھر کی لجنات کے باہمی روابط کے ذرائع اور مقامی مجالس کی مشکلات کے متعلق غور و خوض کیا جاتا ہے۔مرکزی لجنہ کی مساعی مفصل رپورٹ پیش کیا جاتی ہے۔ اسی طرح علمی اور تقریری مقابلے کروائے جاتے ہیں......

8۔دینی کتب کے امتحانات لینا۔تربیتی کلاسز منعقد کرنا اور عورتوں کی بہبود کے دوسرے پروگرام بنانا بھی اس مجلس کی سرگرمیوں کا ایک اہم حصہ ہے۔1928ء سے لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی چھوٹی بچیوں کی بھی ایک مجلس قائم ہے۔جس کا نام بعد میں حضور نے ''ناصرات الاحمدیہ'' رکھا۔اس مجلس میں سات سے پندرہ سال کی عمر تک بچیاں بطور ممبر شامل ہوتی ہیں جو اپنے عہدہ دار خود چنتی ہیں اور لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی اپنے الگ الگ اجتماع منعقد کرتی ہیں اور دوسری علمی و دینی دلچسپیوں میں حصہ لیتی ہیں۔ابتدائے عمر سے ہی بچیوں میں دینی اور علمی شوق پیدا کرنے کے لحاظ سے یہ مجلس بہت مفید کام کر رہی ہے۔شروع سے بچیوں کی تربیت اس انداز میں کی جاتی ہے، کہ بڑی ہوکر جب وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبر بنیں تو اپنے تجربہ اور تربیت کی بناء پر مجلس کی بہترین کارکن ثابت ہوں۔

(سوانح فضل عمر جلد دوم، ص379)

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اغیار کی نظر میں

1۔تحریک سیرت کے مشہور لیڈر مولانا عبدالمجید قرشی نے اپنے اخبار ''تنظیم'' امرتسر میں لکھا:

''لجنہ اماء اللہ قادیان'' احمدیہ خواتین کی انجمن کا نام ہے۔اس انجمن کے ماتحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاحی مجالس قائم کی گئی ہیں۔اور اس طرح پر ہر وہ تحریک جو مردوں کی طرف سے اٹھتی ہے خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے اس انجمن نے تمام خواتین کو سلسلہ کے مقاصد کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے۔عورتوں کا ایمان مردوں کی نسبت زیادہ مخلص اور مربوط ہوتا ہے۔عورتیں مذہبی جوش کو مردوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھ سکتی ہیں۔لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگزاریاں اخبار میں چھپ رہی ہیں۔ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ مضبوط اور پُر جوش ہوں گی اور احمدی عورتیں اس چمن کو تازہ دم رکھیں گی۔جس کا مرورِ زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی اور سرسبزی سے محروم ہونا لازمی تھا۔''

(اخبار ''تنظیم'' امرتسر 28 دسمبر 1926ء ص5-6
بحوالہ تاثرات قادیان، ص173)

2۔اسی طرح لجنہ کے ماہنامہ ''مصباح'' کو پڑھ کر ایک آریہ سماجی اخبار ''تیج'' کے ایڈیٹر نے یہ لکھا:

''میرے خیال میں یہ اخبار اس قابل ہے کہ ہر ایک آریہ سماجی اس کو دیکھے۔اس کے مطالعہ سے انہیں احمدی عورتوں کے متعلق جو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ پردہ کے اندر بند رہتی ہیں۔اس لئے کچھ کام نہیں کرتیں فی الفور دور ہو جائے گی اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ عورتیں باوجود (۔) کے (نعوذ باللہ۔ناقل) ظالمانہ حکم کے طفیل پردہ کی قید میں رہنے کے کس قدر کام کر رہی ہیں۔اور ان میں مذہبی اخلاص اور تبلیغی جوش کس قدر ہے ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں۔لیکن ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ باقاعدہ انجمنیں ہیں اور جو وہ کام کر رہی ہیں اس کے آگے ہماری استری سماجوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے۔مصباح کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ احمدی خواتین ہندوستان، افریقہ، عرب، مصر، یورپ اور امریکہ میں کس طرح اور کس قدر کام کر رہی ہیں۔ ان کا مذہبی احساس اس قدر قابل تعریف ہے کہ ہم کو شرم آنی چاہئے۔چند سال ہوئے ان کے امیر نے ایک (بیت الذکر) کے لئے پچاس ہزار روپے کی اپیل کی اور یہ قید لگا دی کہ یہ رقم صرف عورتوں کے چندہ سے ہی پوری کی جائے۔ چنانچہ پندرہ روز کی قلیل مدت میں ان عورتوں نے پچاس ہزار کی بجائے پچپن ہزار روپیہ جمع کر دیا۔''

(تیج 25 جولائی 1927ء)

احمدی عورتوں کے دل میں حضرت مصلح موعود کی محبت اور قدر و منزلت

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اپنی کتاب سوانح فضل عمر جلد دوم کے صفحہ 379 پر لکھتے ہیں۔

احمدی عورت کے دل میں آپ کی جو قدر و منزلت تھی اور جس طرح وہ آپ کو دل و جان سے عزیز جانتی تھیں اس کے پُرخلوص اور بے ساختہ اظہار کا ایک موقعہ اس وقت پیدا ہوا جب قبل از تقسیم ملک آپ ایک مرتبہ شدید بیمار ہو گئے۔طبعاً ساری جماعت سخت فکر مند تھی اور متواتر دعاؤں اور صدقات میں مشغول تھی لیکن اس موقع پر قادیان کی عورتوں نے اپنی دعاؤں میں زیادہ سوز و گداز پیدا کرنے کے لئے جو خاص طریق اختیار کیا وہ عہد خلافت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرتا ہے۔ بہت سی ماؤں نے رات کے وقت اپنے بچوں کو دودھ پلانا چھوڑ دیا۔تا کہ جب وہ بھوک سے بلبلائیں تو ان کی چیخ و پکار کو سن کر ماؤں کے دل بھی تڑپ اٹھیں۔اور وہ اس شدید کرب کی حالت میں اپنے پیارے امام کے لئے پُر درد دعائیں کرسکیں۔

ایسا ہی ہوتا رہا۔اور کئی راتوں تک قادیان کی فضاء میں ماؤں کی پُر درد دعاؤں کے ساتھ ملی ہوئی بچوں کے رونے اور بلبلانے کی آواز ایک عجیب دردانگیز ارتعاش پیدا کرتی رہی۔

اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کو اسی طرح خلیفہ وقت کی کامل اطاعت کرتے ہوئے قدم آگے سے آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

بقیہ صفحہ 6

مجھے لکھا کہ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم اب احمدی ہوئے ہیں۔یہی حال امریکہ میں بسنے والے۔ کینیڈا میں بسنے والے اور دیگر ممالک میں بسنے والوں کا حال ہے وہ اس سے پہلے کچھ اور سمجھا کرتے تھے۔مگر جس طرح محنت کے ساتھ میں آپ کی تربیت کر رہا ہوں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن اور حدیث کے علوم آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات چن چن کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں یہ میرا ہی کام ہے۔ مجھے ہی اللہ یہ توفیق بخش رہا ہے۔کیونکہ مجھے اس نے جماعت احمدیہ کا سربراہ بنایا ہے۔اسی کا کام ہے میں خود تو کچھ نہیں کرسکتا۔وہی ہے جس نے میری آواز میں برکت رکھ دی ہے کہ آپ سننا چاہتے ہیں اور اسے قبول کرتے ہیں۔پس یہ تجربہ بھی کریں۔

اگر آپ کے ہاں براہ راست خطبات سننے کا سلسلہ جاری ہو جائے اور جماعت احمدیہ اپنے نظام کے تحت جس طرح بعض دیگر جماعتوں نے کیا ہے گھر گھر کا جائزہ لے لیں اور دیکھیں کہ ہر احمدی جوان مرد، بوڑھا مرد، عورتیں اور بچے سب کے سب کم سے کم ہفتے میں ایک دفعہ ایم ٹی اے سے فائدہ اُٹھائیں۔سارا ہفتہ میں نہیں کہتا۔ایک دفعہ اُٹھائیں گے تو سارے ہفتے کا چسکا خود بخود لگ جائے گا۔لیکن یہ بات مان لیں کہ ایک دفعہ خطبہ خود دیکھیں اور سنیں اس کے نتیجہ میں میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ دن رات صبح اور شام مسلسل تیزی سے ترقی کرتی چلی جائے گی۔اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں میری اُمنگیں پوری فرمائے۔''

(روزنامہ الفضل۔ربوہ۔13 نومبر 1998ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اطاعت امام اور خطبات امام سننے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

مکرم نذیر احمد صاحب

خطبات امام کے فیوض و برکات اور ضرورت

اللہ جل شانہ اپنی پیاری کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

’’اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو۔ جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔‘‘

(سورۃ انفال ایت نمبر 25)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔

’’نبی کریم ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر مردے زندہ ہوتے ہیں۔ لِمَا یُحْیِیْکُمْ اور سب کو معلوم ہے کہ اس سے مراد روحانی مردون کا زندہ ہونا ہے۔‘‘

(بدر 24 مئی 1908ء صفحہ 5)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بنی نوع انسان کو اس طرح خطاب فرماتا ہے۔

’’اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر ایک ایسا نشان اُتار دیں کہ اس کے سامنے ان کی گردنیں جھکی رہ جائیں۔‘‘

(سورۃ الشعراء ایت نمبر 5)

حضرت امام جعفر صادقؓ اس آیت کریمہ سے استدلال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’ایک منادی آسمان سے آواز دے گا جسے ایک نوجوان لڑکی پردے میں رہتے ہوئے بھی سُنے گی اور اہل مشرق و مغرب بھی سنیں گے۔‘‘

(بحار الانوار جز 52 ص 258۔از شیخ محمد باقر مجلسی دار احیاء اترات العربی بیروت)

میرے آقا و مولیٰ حضرت سید ولد آدم نبی رحمت محمد مصطفٰے ﷺ نے امام کی اطاعت و سماعت کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ ’’تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرج ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سُننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔‘‘

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامسراخی فی غیر معصیہ)

اطاعت امام کی اہمیت

امام وقت کی ہر بات کو سننا اس پر فوری عمل کرنا اور مصروفیت کو ختم کر دینا ہی ارشادِ نبوی ﷺ ہے اس بارہ میں حدیث شریف میں اس طرح تاکید بیان ہوئی ہے۔

’’حضرت ابوسعید بن معلّےؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔اتنے میں آنحضرت ﷺ نے مجھے بلایا۔ میں نے جواب نہیں دیا (نماز پڑھ کر گیا) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ۔

’’کہ جب اللہ اور رسول بلائے تو ان کی آواز پر لبیک کہا کرو۔‘‘

(صحیح بخاری فضائل القرآن باب فاتحۃ الکتاب)

ہمارے پیارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے وقت کے امام و ہمام کی اطاعت کا ہر خاص و عام کو پابند فرمایا ہے اور جمع کا صیغہ استعمال فرما کر کسی کے لئے کئی گنجائش نہیں رکھی بلکہ غور و فکر سے سننے اور تعمیل کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

ترجمہ: ’’سنو! اور اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ ایک حبشی غلام جس کا سر کشمش کے دانے جتنا ہو تمہارا نگران مقرر کر دیا جائے۔یعنی جو بھی نگران ہو اس کی اطاعت کرو۔‘‘

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعت)

امام وقت کی زبان میں صدق وسدار ہوتا ہے اس کے کلام میں علم وعرفان ہوتا ہے اس کی تقریر میں فہم و فراست کے دریا بہتے ہیں اس کے افکار عالیہ میں بنی نوع انسان کی بھلائی ترقی اور حکمت کے موت ہوتے ہیں جو ذرہ بھر بھی روگردانی کرتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے امام وقت کی آواز تقریر و تحریر کو انفرادی و اجتماعی طور پر سننا نجات دنیوی و اخروی کی ضمانت ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’اور وہ جو خدا کے ماموراور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔سوکشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہوتا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔‘‘

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 ص 403)

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبات امام سننے کی جانب احباب کرام کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’بعض لوگ چاہے چند ایک ہی ہوں۔یہاں یا دنیا میں کہیں بھی بڑے انہاک سے خطبے بھی سنتے ہی۔ جماعت کے اجلاسوں میں بھی شامل ہوتے ہیں لیکن عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ خلیفہ وقت کا کام ہے کہ اللہ رسول کی باتیں بتانا۔انہوں نے بتا دیں۔تم نے بھی سن لیں میں نے سن لیں لیکن کروں گا وہی جو میرا دل کرے گا۔یعنی فیصلہ درست ہے لیکن پرنالہ وہیں رہتا ہے تو ایسے لوگ خود ہی جائزے لیں کہ وہ ایمان کی کس حالت میں ہیں۔

ایمان لانے والوں کی پھر ایک نشانی یہ ہے کہ ہر دن ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ ہر روز ایک نئی پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اپنے یہ جائزے اب آپ نے خود لینے ہیں کہ کیا یہ دن جو چڑھتا ہے وہ آپ کے ایمان میں اور آپ کے اندر اللہ کے خوف میں زیادتی کا باعث بنتا ہے۔یا وہیں رُکے ہوئے ہیں۔ جہاں کل تھے۔

ایک نشانی یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں اس کا پہلے بھی ذکر کیا ہے تو یہ نہیں کہتے کہ ہم نے سن لیا جو دل چاہے گا کریں گے بلکہ کہتے ہیں سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہ ہم نے سُنا اور ہم نے مان لیا پس اگر یہ جواب نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی کامل نہیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 650)

خلیفہ وقت کے کلام میں ایک کشش جاذبیت اور تاثیر ہوتی ہے جس امراض روحانیہ سلب ہوتی ہیں اور نیا ایمان اور نئی زندگی عطا ہوتی ہے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور روح میں عشق محمد مصطفٰے ﷺ موجزن ہو جاتا ہے۔علم وعرفان ترقی کرتا ہے اس بارے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

’’آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسل کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دئے جارہے ہیں۔ یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی ہیں اور ایک قوم بن رہی ہیں اور واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اس لئے خواہ وفجی کے احمدی ہوں سرینام کے احمدی ہوں۔ ماریشس کے احمدی ہو یا چین، جاپان کے۔روس کے ہوں یا امریکہ کے سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہو گی وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے۔خواہ ظاہری طور پر ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے، جلدوں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے مگر دل کا ایک ہی رنگ ہوگا۔ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ قرآن کریم کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے۔قرآن کریم کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے۔

اپنی اولادوں کو خطبات سنانے کا انتظام کریں اور انہیں الفاظ میں سنائیں۔خلاصوں پر راضی نہ ہوں......اپنی اولادوں کو ہمیشہ خطبات سے جوڑ دیں۔اگر یہ کریں گے تو ان پر بہت بڑا احسان کریں گے اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ ان کو غیرو کے حملوں سے بچانے والے ہوں گے۔ ان کے اخلاق کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 31 مئی 1991ء)

قومی و جماعتی ،جسمانی وروحانی ،دینی و دنیاوی، علمی و اخلاقی ترقیات کا راز صرف اور صرف خطبات امام کی سماعت میں ہے۔ براہ راست میں اضافہ ہو جانا۔ ذہن میں سکون اور دل میں قرار آجاتا ہے حضور کی پیاری پیاری صورت دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے ایمان و ایقان بڑھ جاتا ہے دل محبت الٰہی میں کھینچا چلا جاتا ہے۔ دنیا کی محبت سرد ہونے لگتی ہے فکر آخرت لگ جاتی ہے۔ ہر کام میں برکت آجاتی ہے اور ہر فعل میں ترقی کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں غرض اس زمانے میں ہماری ہمہ قسم ترقیات کا راز اطاعت امام اور سماعت خطبات امام میں پنہاں ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ارشاد فرماتے ہیں۔

’’آخری بات پھر یہی ہے کہ براہ راست مجھ سے سنا کریں وہ لوگ جن کو خدا نے توفیق بخشی ہے ان کو چاہئے کہ انٹینا لگائیں اور براہ راست خطبہ جہاں سے بھی ہو رہا ہو اس کو سنیں اس سے ان کے دلوں میں بہت پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی امر واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ بہت سے علماء بہت اچھی اچھی دل لبھانے والی اثر انگیز تقریریں کرتے ہیں۔مگر جماعت احمدیہ کے کان میری باتیں سننے کے عادی ہو گئے ہیں اور جس طرح وہ میری باتوں پر لبیک کہتے ہیں کسی اور عالم کی بات پر لبیک نہیں کہتے۔اس لئے میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں یہ نہیں کہ میں اپنی باتوں کو اہم سمجھتا ہوں۔اس لئے کہ آپ ان باتوں کو اہم سمجھتے ہیں۔اس لئے براہ راست ان باتوں کو سن کے دیکھیں۔آپ کے اندر تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے بڑی کثرت سے انگلستان میں ایسے خاندان تھے جو سمجھتے تھے کہ خطبہ ہم تک پہنچ ہی جاتا ہے۔سن ہی لیتے ہیں کیا کہہ رہے ہیں وہ سمجھتے تھے کہ یہی کافی ہے۔لیکن جب ان کے گھروں میں انٹینے لگے اور انہوں نے براہ راست سننا شروع کیا تو وہ بالکل بدل گئے۔ کثرت کے ساتھ ان لوگوں نے

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نسیم احمد شاہد صاحب سیکرٹری وقف جدید دارالفتوح غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے فہیم احمد نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بعمر ساڑھے سات سال قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے مورخہ 9/اگست 2013ء کو بعد از نماز مغرب گھر میں آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم پروفیسر محمد سہیل احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ نے عزیزم سے قرآن پاک کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ جبکہ بچے کی والدہ مکرمہ عاصمہ نسیم صاحبہ نے عزیزم کو قرآن پاک پڑھایا اور اپنی نگرانی میں دہرائی کروائی۔ عزیزم حضرت کرم بخش رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو قرآن پاک سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم جمشید حمید صاحب کارکن دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

ان کے بھتیجے عزیزم عطاء الکریم صاحب ابن مکرم جاوید حمید صاحب گلگشت کالونی ملتان نے 6 سال اور آٹھ مہینے میں بفضل اللہ تعالیٰ قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 21 جولائی 2013ء کو بیت احمدیہ گلگشت کالونی ملتان میں تقریب آمین ہوئی مکرم الیاس احمد صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم سابق امیر جماعت علی پور ضلع مظفر گڑھ کی نسل سے ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کی برکات عطا کرے اور قرآنی تعلیمات سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم عدیل احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ فضل عمر فاؤنڈیشن لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 16/اگست 2013ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام تمثیل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب سابق امیر حلقہ بھڈال ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم سعادت علی بٹر صاحب آف تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، صحت وسلامتی والی لمبی عمر والا، نافع الناس وجود اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ناروے

مکرم رانا مبشر محمود صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی ناروے لکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ناروے شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی کو اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے بابرکت مہینہ میں 2 تا 4/اگست 2013ء کو سہ روزہ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے انعقاد کی توفیق عطا فرمائی۔ پروگرام کے مطابق مورخہ 2/اگست کو بعد نماز عصر محترم نیشنل امیر جماعت ناروے نے اس کلاس کا افتتاح کیا۔ کلاس کا دورانیہ ہر روز تین گھنٹے کا تھا جسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے حصہ میں تینوں دن محترم حافظ عبدالحفیظ طاہر مانگٹ صاحب نے احباب جماعت کو ترتیل القرآن کی مشق کرائی اور تجوید کے اصول سکھائے جبکہ کلاس کے دوسرے حصہ میں احباب کو اختلافی مسائل اور جمع وتدوین قرآن کے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ اس سلسلہ میں محترم مولانا سید کمال یوسف صاحب اور مربیان سلسلہ کے علاوہ محترم نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ اور نیشنل سیکرٹری تعلیم نے ہستی باری تعالیٰ اور خلافت کے موضوعات پر نارویجین زبان میں لیکچر دیئے۔ کلاس کے آخری دن ایک مختصر سا امتحانی پرچہ بھی لیا گیا اور محترم نیشنل امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔

درخواست دعا

مکرم وسیم احمد صاحب جنجوعہ جنرل سیکرٹری جماعت ہائیڈل برگ ریجن بادن جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بہن مکرمہ نادرہ طاہر صاحبہ کا مورخہ 13/اگست 2013ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے ساتھ ہی خون کا ایک لوتھڑا دماغ میں چلے جانے کی وجہ سے جسم کے بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ پھیپھڑوں میں پانی چلا گیا ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور تمام پیچیدگیوں اور مشکلوں کو اپنے فضلوں کے ساتھ دور کرے اور ان کو صحت وسلامتی والی دراز عمر سے نوازے۔ آمین

بالغ رائے دہی کی تاریخ

عوامی ووٹوں کے ذریعے حکومت کی تبدیلی کا خیال ایک جدید طریقہ ہے تاہم بالغ رائے دہی کے ذریعے حکومتوں کو بنانے کا طریقہ 20ویں صدی میں جاکر حضرت انسان نے سیکھا۔ سیکھا بھی کیا، آہستہ آہستہ اس طرف سفر کیا۔ کچھ لوگ تو سمجھتے ہیں کہ شاید 13ویں صدی کے میگنا کارٹا کے بعد برطانیہ والوں نے بالخصوص اور یورپ والوں نے بالعموم اور 1776 کی جنگ آزادی کے بعد امریکیوں نے جدید جمہوری سٹرکچر مکمل طور پر اپنالیا تھا۔ مگر حقائق یہی بتاتے ہیں کہ اس سفر میں کئی صدیاں لگیں۔ جدید جمہوریت کا ایک اہم ترین ستون انتخابات کا انعقاد ہے۔ جس میں بالغ رائے دہی کو ممتاز مقام حاصل ہے۔ جب تاریخی حقائق کا دفتر کھولا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بالغ رائے دہی کے تحت زیادہ تر ممالک میں تمام شہریوں کو بلاامتیاز مذہب، رنگ و نسل ووٹ ڈالنے کا حق 1947 تک نہیں مل سکا تھا۔ کہیں صرف سفید رنگت کے لوگوں کو ووٹ ڈالنے کا حق حاصل تھا، کہیں جائیداد والوں کا ہی ووٹ بنتا تھا کہیں ووٹ کا حق صرف متمول مردوں کے لئے مخصوص تھا۔ من مرضی کی جمہوریت پر مبنی یہ بندوبست تھوڑے، بہت فرق کے ساتھ 20ویں صدی کے ابتدائی عشروں میں یورپ میں بھی رائج رہا۔ فرانس میں 1792ء میں صرف 25 سال سے زائد عمر کے مردوں کو ووٹ کا حق دیا گیا تو سوئٹزر لینڈ نے 1848ء میں اپنے مردوں کو ووٹ کے ذریعے حکومتیں بنانے کا اختیار دیا۔ نیوزی لینڈ اور فن لینڈ جیسی چھوٹی ریاستوں نے عورتوں کو بھی بالترتیب 1894ء اور 1906ء میں جاکر کہیں ووٹ کا حق دے دیا مگر ان ریاستوں کا بین الاقوامی سیاست پر اثر اس قدر کم تھا کہ یہ قابل تقلید مثال نہ بن سکے۔ اسی طرح ناروے اور ڈنمارک میں بالترتیب 1913ء اور 1915ء میں عورتوں و مردوں کو ووٹ کا حق دیا گیا۔

امریکہ نے ویسے تو مخصوص ریاستوں میں 1870ء سے بالغ مردوں جبکہ 1920ء سے بالغ عورتوں کو بھی ووٹ کا حق دیا۔ مگر بہت سی امریکی ریاستوں میں کالوں کو ووٹ ڈالنے کا حق نہیں ملا تھا۔ بھلا ہو جان ایف کینیڈی کا کہ انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر تمام کالوں کو ووٹ کا حق دلوایا۔ یوں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایکٹ برائے سول حقوق 1964ء اور ووٹ ڈالنے کے حق سے متعلق قوانین منظور کئے گئے۔ جمہوریت کی ماں یعنی برطانیہ میں بھی 1917ء کے بالشویک انقلاب کے ایک سال بعد یعنی 1918ء میں تمام بالغوں کو ووٹ کا اختیار ملا۔ تاہم پھر بھی ایک پخ رہ گئی۔ ووٹ کا یہ حق صرف وفاقی سطح پر تھا جبکہ 30 سال سے کم عمر عورتوں کو بھی ووٹ دینے کے قابل نہ گردانا گیا۔ 1928ء میں جاکر کہیں اس قضیہ کو ختم کیا گیا مگر ابھی بہت کچھ باقی تھا۔ 1948ء میں جاکر یعنی اقوام متحدہ کے قیام اور ووٹ کے حق کے حوالے سے بل کی منظوری کے بعد عوامی ایکٹ 1948ء آیا جس میں نہ صرف ون مین۔ ون ووٹ کی بات تسلیم کی گئی بلکہ ووٹ کا حق بلدیاتی سطح تک عوام کو دے دیا گیا۔ حیران نہ ہوں، سری لنکا تو ان سب سے بازی لے گیا کہ یہاں 1931ء ہی میں بالغ شہری کو بلاامتیاز رنگ، نسل، صنف، مذہب ووٹ کا حق حاصل ہو گیا تھا۔ اسی طرح فرانس جرمنی سمیت لاتعداد ممالک نے ووٹ کے حق کو بلاامتیاز 1948ء ہی میں تسلیم کیا۔ درحقیقت 1948ء میں اقوام متحدہ نے عالمی دستاویز برائے انسانی حقوق کو تسلیم کیا تو اس وقت یو این او میں شامل ممالک کے ووٹ کے بنیادی حق کو ماننا پڑ گیا۔

بھارت نے 1950ء میں اس حق کو مانا تو پاکستان میں آئین سازی کے پہلے دونوں ڈرافٹوں یعنی 1950ء اور 1952ء میں بالغ رائے دہی کے حق کو تسلیم کیا گیا تھا۔ پاکستان میں پنجاب میں ہونے والے پہلے صوبائی انتخابات میں بھی اس حق کو مانا گیا۔ 1956ء میں پاکستان کا پہلا آئین بنا تو اس میں بالغ رائے دہی کے اصول کو تسلیم کرلیا گیا۔

(روزنامہ دنیا 9 مئی 2013ء)

COLIC REMEDY
پیٹ درد، گردہ کا درد، اپنڈکس کا درد اور نفخ شکم کے لئے
بفضل خدا نہایت مفید۔ قیمت 40 روپے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

30/اگست 2013ء

5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:05 am حضور انور سے نومبائع کی ملاقات 14 مئی 2011ء
7:05 am جہاد کا اصل مفہوم
7:45 am جاپانی سروس
8:05 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:15 am کسر صلیب
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:00 pm یسرنا القرآن
12:25 pm راہ ہدیٰ
2:00 pm جلسہ سالانہ 2013ء کا معائنہ بمقام حدیقۃ المہدی
4:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی حدیقۃ المہدی سے براہ راست نشریات کا آغاز
5:00 pm خطبہ جمعہ حدیقۃ المہدی آلٹن سے براہ راست
6:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء حدیقۃ المہدی آلٹن سے براہ راست نشریات
8:25 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء حدیقۃ المہدی آلٹن سے براہ راست نشریات۔ پرچم کشائی اور حضور انور کا افتتاحی خطاب
10:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی براہ راست نشریات

31/اگست 2013ء

12:20 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی نشریات (نشر مکرر)
1:00 am خطبہ جمعہ 30/اگست 2013ء
2:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی نشریات (نشر مکرر)
4:05 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی نشریات پرچم کشائی اور افتتاحی خطاب
5:50 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی نشریات (نشر مکرر)
7:50 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی نشریات (نشر مکرر)
8:50 am خطبہ جمعہ 30/اگست 2013ء
9:50 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی نشریات (نشر مکرر)
1:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی براہ راست نشریات کا آغاز
2:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشریات
4:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء لجنہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشریات
5:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی حدیقۃ المہدی سے حضور انور کا خطاب براہ راست نشریات
6:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی براہ راست نشریات
8:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی براہ راست نشریات خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
10:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی براہ راست نشریات

یکم ستمبر 2013ء

12:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی کارروائی (نشر مکرر)
1:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی کارروائی (نشر مکرر)
3:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی کارروائی خطاب حضور انور (نشر مکرر)
4:30 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی کارروائی (نشر مکرر)
5:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی کارروائی (نشر مکرر)
6:30 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی کارروائی خطاب حضور انور (نشر مکرر)
9:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی کارروائی (نشر مکرر)
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:30 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی لجنہ جلسہ گاہ سے کارروائی (نشر مکرر)
1:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی براہ راست نشریات
2:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی براہ راست نشریات مردانہ جلسہ گاہ سے
5:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء عالمی بیعت براہ راست نشریات
7:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی براہ راست نشریات حضور انور کا اختتامی خطاب
10:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء براہ راست اختتامی مناظر

2 ستمبر 2013ء

12:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کی کارروائی (نشر مکرر)
1:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء مردانہ جلسہ گاہ کی کارروائی (نشر مکرر)
3:40 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء عالمی بیعت (نشر مکرر)
4:40 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء جلسہ گاہ کی کارروائی (نشر مکرر)
6:30 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء حضور انور کا اختتامی خطاب (نشر مکرر)
9:00 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء جلسہ گاہ کے اختتامی مناظر (نشر مکرر)
11:10 am تلاوت قرآن کریم
11:30 am جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی جلسہ گاہ سے (نشر مکرر)
12:30 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 30/اگست 2013ء
1:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
3:45 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی پرچم کشائی کی تقریب اور حضور انور کا اختتامی خطاب (نشر مکرر)
5:20 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
7:20 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
8:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 30/اگست 2013ء
9:20 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
11:35 pm جلسہ سالانہ یوکے 2013ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔اگست

طلوع فجر	4:07
طلوع آفتاب	5:35
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:47

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

2 عدد فوٹو اسٹیٹ مشین برائے فوری فروخت
MINOLTA-4000
اچھی حالت میں برائے فروخت
رابطہ: 0334-6366909,0332-6107704

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

الصادق اکیڈمی بوائز دارالصدر جنوبی
کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری
الصادق اکیڈمی جماعتی اداروں کے شانہ بشانہ پچھلے 25 سال سے اہالیان ربوہ کی تعلیمی میدان میں خدمت میں پیش پیش
- پریپ تا کلاس فائیو گرلز سیکشن میں داخلے جاری ہیں
- فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
- چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں
پرنسپل الصادق بوائز نزد مریم ہسپتال ربوہ
0476214399:

FR-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238